اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۹ صفر ۱۳۵۷ھ | یوم یکشنبہ | مطابق یکم مئی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۰۰

خدا تعالیٰ کی راہ میں بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے تیاری کی ضرورت

آنریبل ڈاکٹر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر

۲۷-اپریل کو ۹ بجے شب مسجد اقصیٰ میں آنریبل ڈاکٹر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جو تقریر فرمائی - اس کا مختصر ذکر ایک گزشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے - ذیل میں وہ مفصل تقریر درج کی جاتی ہے:-

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

چند باتیں

میں آپ صاحبان کی خدمت میں آج شام اس غرض کے لئے حاضر ہوا ہوں کہ بعض احساسات جو میری طبیعت میں بشدت پیدا ہو رہے ہیں - ان کو آپ کے سامنے بیان کروں - وہ باتیں بہت زیادہ قابلیت کے ساتھ - بہت زیادہ وضاحت اور بہت زیادہ تاکید کے ساتھ مختلف سمتوں سے آپ کے سامنے بیان ہوتی رہتی ہیں بلکہ آپ کو تو یہ خصوصیت اور فخر بھی حاصل ہے - کہ سلسلہ کے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خود بنفس نفیس ہر جمعہ کے دن اور اور بھی بعض مواقع پر آپ لوگوں کو مخاطب فرماتے رہتے ہیں - اور آپ لوگوں کو ان کی مبارک زبان سے یہ باتیں سننے کا موقعہ ملتا رہتا ہے - میں تو زیادہ حصولِ ثواب کی نیت سے آپ کے سامنے حاضر ہوا ہوں - تاہم بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک چھوٹے منہ سے بات سُن کر بھی انسان فائدہ حاصل کر لیتا ہے - اس لئے گو آج شام کی تقریر کے لئے کوئی خاص مضمون مقرر نہیں کیا گیا - اور جیسا کہ مجھے معلوم ہوا ہے منتظمین جلسہ نے بھی میری تقریر اعلان کرتے وقت کسی خاص موضوع کا اعلان نہیں کیا - اس لئے میں بھی کسی خاص مضمون پر تقریر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا صرف چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں ؂

حق و باطل میں کشمکش

دُنیا میں ابتداء ہی سے حق اور باطل کے درمیان کشمکش جاری رہی ہے - اور انسان کی طبیعت ہی ایسی بنائی گئی ہے - کہ اس کی اپنی ترقی کے لئے خدا تعالےٰ سے قرب حاصل کرنے کے لئے - اور وہ مقصد حاصل کرنے کے لئے جس کا نام فلاح ہے - اس میں دو قسم کی کششیں رکھی گئی ہیں - اور یہ لازم ہے - کہ اس کی زندگی میں یہ دونوں پہلو موجود ہوں - یعنی ایک طرف صداقت اور سچائی اس کو کھینچتی ہو - خدا تعالےٰ کے قرب کی خواہش اور زندگی کے مقصد کے حصول کی تڑپ اس کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کر رہی ہو - اور دوسری طرف اس کی نفسانی خواہشات اور دُنیاوی لذات اس کو مائل کر رہی ہوں لیکن چونکہ خدا تعالےٰ کی رحمت ہر شے پر حاوی ہے، اس لئے اس نے شروع سے ہی ایسا انتظام کر رکھا ہے - کہ اگر انسان زندگی کے اس مقصد کے حصول کے لئے لگا ہے - جس کے لئے وہ معرضِ وجود میں لایا گیا ہے - تو اس کو رستہ دکھانے اور اس کی راہ نمائی کرنے کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے ہدایت کا بھی انتظام ہوتا رہتا ہے - مذاہب کی تاریخ اس رنگ میں مختصر طور پر بیان کرنے کے لئے بھی بہت سا وقت درکار ہے - اور آج شام میرا یہ مقصد نہیں - کہ اس بارے میں کسی قسم کا نقشہ اختصار کے ساتھ ہی آپ کے سامنے پیش کروں - ہماری جماعت کے بیشتر لوگ اور اگر بیشتر نہیں - تو ایک کافی حصہ اس مذہبی تاریخ سے واقف ہے - اور میں سمجھتا ہوں - کہ ہر ایک کو اس سے واقف ہونا چاہیئے ؂

بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہم سب کم سے کم اتنا تو جانتے ہیں -

کہ قریباً پچاس سال کا عرصہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نے پھر جوش مارا۔ اور دنیا کی گمراہی کو دیکھ کر اس نے پھر ہدائت کا انتظام کیا چنانچہ پھر وہی نور دنیا میں نمودار ہوا۔ جو پہلے زمانوں میں ہوتا چلا آیا ہے۔ ہم میں سے بہتوں نے اس نور کو دیکھا۔ اور اس وقت بھی ہر شخص اس نور کی شعاعیں نمایاں رنگ میں دیکھ رہا ہے ؎

ہر احمدی کا عہد

جن لوگوں نے موجودہ زمانہ کے نور یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہا۔ اور اس نور کی طرف قدم بڑھایا۔ انہوں نے گویا یہ عہد کیا۔ جیسا کہ بارہا ہوتا بھی رہا ہے۔ کہ اب بھی وہ اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے ان تمام چھوٹے چھوٹے خداؤں کو جو نفسانی خواہشات یا دنیاوی لذات کی شکل میں ان کے راستہ میں حائل ہوں گے پرے پھینک دیں گے۔ یہ اقرار ہم نے مختلف رنگوں میں کیا۔ اور ہر شخص جس نے اس نور کو قبول کیا۔ اسی اقرار کے ساتھ قبول کیا۔ اور ہر شخص نے یہ جانتے ہوئے اس آواز پر لبیک کہا۔ کہ اسے کئی قسم کی مشکلات سے گزرنا پڑے گا۔ تا وہ چیزیں جن کے راستہ میں حائل ہونے کی وجہ سے وہ خدا تعالیٰ کی طرف قدم نہیں بڑھا سکتا۔ ان کو آہستہ آہستہ اپنی زندگی کے رستہ سے ہٹا دے۔ اور اپنے اندر غیر معمولی تبدیلی پیدا کرے۔

قربانیوں کی ضرورت اور فائدہ

بعض لوگ بغیر کسی بیرونی اثر کے اپنے اندر تبدیلی پیدا کر لیتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگ بہت تھوڑے ہوتے ہیں اکثر انسانوں کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ بار بار کی قربانیوں کے ساتھ تبدیلی پیدا کریں۔ اور ہر مرحلہ پر کچھ نہ کچھ حصہ ذاتی خواہشات اور نفسانی لذات کا پیچھے چھوڑتے چلے جائیں اور اس طرح رفتہ رفتہ اپنے اندر صلاحیت پیدا کر کے خدا تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرتے جائیں۔ ہم میں سے ہر شخص نے اس غرض سے اس نور کو قبول کیا اور بہت اپنے اندر عظیم الشان تبدیلی پیدا کر کے خدا تعالیٰ کے خاص افضال اور برکات کے وارث بن گئے

تباہ کن احساس کی اصلاح کی ضرورت

لیکن چونکہ زمانہ کے حالات کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا۔ کہ اس جماعت کی نشوونما ایسے طور پر ہو۔ کہ ابتداً اسے زیادہ ابتلاؤں میں سے نہ گزرنا پڑے۔ اس لئے اس کے نتیجہ میں ہم میں سے بعض کے دلوں میں یہ احساس پیدا ہو گیا ہے۔ کہ شائد ہم سے سخت قربانیاں طلب نہیں کی جائیں گی۔ حالانکہ پچھلا تجربہ انبیاء کی جماعتوں کے متعلق خدا تعالیٰ کی سنت۔ قرآن کریم۔ گزشتہ انبیاء کے حالات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور آپ کی تحریرات سب اس طرف اشارہ کر رہی ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ پر بھی وہ وقت آنے والا ہے جبکہ وہ خوب ہلائی جائے گی۔ اور ایسا زلزلہ کی کیفیت طاری کی جائیگی حتی کہ لوگ حیرانی کے عالم میں کہہ اٹھیں گے۔ کہ خدا تعالیٰ کی نصرت کہاں ہے۔ ایسا زمانہ گزشتہ الٰہی جماعتوں پر بھی آیا۔ اور ہم پر بھی آنے والا ہے۔ لیکن مجھے اس کی تفاصیل کا علم نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ کس کس رنگ میں جماعت کو آزمایا جائے گا۔ اس وقت تک چند واقعات کے سوا جو ہندوستان میں یا بیرون ہند میں رونما ہوئے۔ اور جن میں ہماری جماعت کے بعض لوگوں نے انتہائی قربانی کا ثبوت دیا ہے۔ ہمیں جماعتی رنگ میں ایسی قربانیاں کرنی نہیں پڑیں۔ جو انبیاء کی جماعتوں کو کرنی پڑتی ہیں۔ لیکن جماعت کی اس پچاس سالہ تاریخ سے یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہیئے۔ کہ آئندہ اس سے زیادہ قربانیاں نہیں کرنی پڑیں گی۔ جس قدر جلد ممکن ہو اس خیال کو دور کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہی خیال ہماری بربادی کا موجب بن جائے ؎

انبیاء کس طرح تبدیلی پیدا کرتے ہیں

خوب اچھی طرح یاد رکھیئے صرف لیکچروں یا اخبارات یا اشتہارات کے ذریعہ اپنے عقائد کی اشاعت کافی نہیں۔ آپ میں سے جن لوگوں نے مذاہب کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے نبی جب دنیا میں آتے ہیں۔ تو وہ انسانوں کی زندگیوں کو بدلنے کے لئے آتے ہیں دنیا کے نظام کو بدلنے کے لئے آتے ہیں۔ اور ایسی عظیم الشان تبدیلی پیدا کرنے کے لئے آتے ہیں۔ کہ دنیا کی عام اصلاحی سوسائٹیاں یا انجمنیں وہ تبدیلی پیدا نہیں کر سکتیں۔ اور ہر وہ شخص جو الٰہی سلسلوں میں داخل ہوتا ہے وہ اس اقرار کے ساتھ داخل ہوتا ہے کہ جن قربانیوں کا بھی اس سے مطالبہ کیا جائیگا وہ انہیں ہر وقت پیش کرنے کے لئے تیار رہے گا۔ اللہ تعالیٰ جو تبدیلی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اسے تو وہ پیدا کر ہی دیتا ہے۔ لیکن ان لوگوں کے ذریعہ سے نہیں جو حوصلہ ہار کر بیٹھ جائیں۔ بلکہ ان کے ذریعہ جو ہر ایسی قربانی پیش کر دیں۔ جس کا خدا تعالیٰ کی طرف سے مطالبہ کیا جائے۔ جو لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ صرف رسمی قربانیاں کافی ہیں انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کے ذریعہ دنیا میں انقلاب پیدا نہیں کیا کرتا۔ اور نہ انہیں کامیابی اور کامرانی کا مونہہ دکھاتا ہے۔ ہماری جماعت کی زندگی کا وہ حصہ جو پیچھے گزر چکا ہے۔ جماعت کی تربیت یا یوں کہیئے کہ طفولیت کا زمانہ تھا۔ بے شک اس زمانہ میں بھی جماعت کو قربانیوں کی لذت سے آگاہ کیا جاتا رہا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اس سے وہ مطالبات نہیں کئے گئے۔ جو الٰہی جماعتوں سے ہوا کرتے ہیں۔ بے شک بعض انفرادی واقعات ایسے ہوئے ہیں۔ جبکہ بعض لوگوں نے جنکو موقعہ میسر آیا۔ انتہائی قربانی بڑی خوشی اور مسرت کے ساتھ پیش کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ اور اس بات کا نمونہ قائم کر دیا ہے۔ کہ اگر جماعت کے اور لوگوں کو بھی ایسے مواقع پیش آئیں تو وہ بھی بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہ کریں گے۔ لیکن ابھی تک وہ وقت نہیں آیا۔ جبکہ گزشتہ انبیاء کی جماعتوں کی طرح جماعتی رنگ میں غیر معمولی قربانیاں پیش کی گئی ہوں ؎

بڑی سے بڑی قربانیوں کا وقت

پس پہلی بات میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ کو یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ آپ لوگ اس وقت تک جس قسم کی قربانیاں کر رہے ہیں۔ اور جن کا مطالبہ اب تک کیا جاتا رہا ہے۔ ان سے بڑھ کر قربانی کرنے کی نوبت نہ آئے گی۔ بلکہ یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ آئندہ بہت بڑی قربانیاں پیش آنے والی ہیں۔ اگرچہ میں ڈرتا ہوں۔ ان پیش آنے والے خطرات سے۔ کیونکہ بعض کمزور طبائع کے لئے ان امتحانات سے عہدہ برآ ہونا مشکل ہوگا۔ لیکن ساتھ ہی میں بشارت بھی دیتا ہوں۔ کہ سچے اخلاص اور ایمان والوں کے لئے مزید قربانیوں کے ذریعہ خدا تعالےٰ کا زیادہ سے زیادہ قرب اور اس کی زیادہ سے زیادہ رضا حاصل کرنے کے مواقع میسر آئیں گے۔ پس آپ میں سے ہر شخص کو یقین کر لینا چاہیئے۔ کہ اب زیادہ سے زیادہ اور سخت سے سخت قربانیوں کا زمانہ آ رہا ہے۔ مضبوط ایمان والوں کو خوش ہونا چاہیئے۔ کہ انہیں مزید قربانیوں کے مواقع حاصل ہونے والے ہیں۔ لیکن جن لوگوں کے دلوں میں کمزوری ہے۔ اور جن کے ارادے مضبوط نہیں۔ انہیں اپنے دلوں کو سمجھانا چاہیئے۔ اور آنے والے ابتلاؤں کے لئے تیار کر لینا چاہیئے۔

اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہیں

پیشتر اس کے کہ وہ وقت آئے۔ اس رنگ میں تیاری کر لینی چاہیئے۔ جو کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ اور یہ تیاری اس طرح ہو سکتی ہے۔ کہ ہر انسان اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے یعنی اس سے پوچھتا رہے کہ آیا اس پر ابھی تک یہ حالت وارد ہوئی ہے۔ یا نہیں۔ کہ وہ اپنی جان۔ اپنی اولاد۔ اپنے اموال۔ اور اپنے اوقات کو خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک امانت سمجھتا ہے۔ اور یہ ثابت کرنے کے لئے تیار ہے۔ کہ جو قربانی بھی اس سے طلب کی جائے۔ وہ اس کے پورا کرنے کے لئے تیار ہوگا۔

اپنے دعوے کا عمل سے ثبوت دیں

اگر آپ میں سے کوئی اپنے مال کو اس وقت اس حد تک قربان نہیں کرتا۔ جس حد تک کہ مطالبہ کیا جاتا ہے تو اس کا یہ دعوے غلط ہے۔ کہ اگر اس سے کسی وقت دین کے لئے سارا مال طلب کیا جائے گا۔ تو وہ دیدے گا۔ اسی طرح وہ شخص جو اپنے اوقات میں سے ایک دو گھنٹہ خدا تعالےٰ کی راہ میں صرف کرنے سے بخل محسوس کرتا ہو۔ تو سارے اوقات کی قربانی کے مطالبہ پر وہ کس طرح پیش کرنے کے لئے تیار ہوگا۔ جب تک وہ نمونہ کے طور پر کسی قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش نہیں کرتا۔ اس کے متعلق یہ کس طرح اطمینان ہو سکتا ہے۔ کہ وہ پوری قربانی کے لئے پورا اترے گا۔ یعنی اگر وہ ایک چھوٹے سے مطالبہ پر جھجکتا ہے اور دل میں اس کے متعلق تنگی محسوس کرتا ہے۔ کہ فلاں روپیہ تو لڑکے کی تعلیم کے لئے پس انداز کیا ہوا ہے۔ اور فلاں رقم بڑھاپے کے لئے رکھی ہوئی ہے۔ میں اسے خدا کی راہ میں کس طرح دیدوں۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ سارے مال کے مطالبہ پر اس کا قدم ضرور ڈگمگا جائے گا۔ یہ صحیح ہے۔ کہ دنیاوی ضروریات کے لئے روپیہ جمع کرنا ناجائز نہیں۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ اسی وقت تک جائز ہے۔ جب تک خدا تعالےٰ کی طرف سے مالی قربانی کا مطالبہ نہیں کیا جاتا۔ اگر ایک شخص اس لئے کچھ پس انداز کرتا ہے۔ کہ خدا کا یہ حکم ہے۔ اور جب اس کے دین کو اس کی ضرورت ہو۔ وہ پیش کر دے گا تو اس شخص کا پس انداز کرنا جائز ہے لیکن جو شخص روپیہ پس انداز تو کرتا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کی طرف سے مطالبہ ہونے پر اسے پیش نہیں کرتا۔ وہ گویا روپے کو اپنا معبود سمجھتا ہے۔ اور شرک کا مرتکب ہوتا ہے۔

اسی طرح جب تھوڑے سے وقت کی قربانی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ مگر ایک شخص یہ خیال کرتا ہے۔ کہ میرے پاس اتنا وقت نہیں۔ کہ میں خدا تعالےٰ کی خاطر اس میں سے کچھ نکال سکوں۔ تو اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس نے خدا تعالےٰ کی امانت کو ادا نہیں کیا۔ اور یہ کہ اس کا نفس اس کو دھوکا دے رہا ہے۔

اسی طرح انسان کے قویٰ کی قربانی ہے نیز ایسی قربانیاں ہیں۔ جن میں صحت کے لحاظ سے یا جان کے لحاظ سے خطرہ ہو۔ لیکن اگر وہ اس کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ تو لازمی بات ہے۔ کہ وہ ان امتحانوں میں جو ابھی پیش آنے والے ہیں۔ پورا نہیں اتر سکے گا بے شک یہ چیزیں جو خدا تعالےٰ نے ہمیں دی ہیں۔ اس لئے دی ہیں۔ کہ جب تک ان کا اس کی طرف سے مطالبہ نہیں ہوتا ہم انہیں اللہ تعالےٰ کے احکام اور ہدایات کے ماتحت اپنے لئے خرچ کریں لیکن جب ان کا اس کی طرف سے مطالبہ کیا جائے اور ہم انہیں پیش نہ کریں۔ تو پھر ہم یقیناً امانت میں خیانت کرنے والے ہونگے۔

پیش آنے والے حالات

غرض جماعت اب ایسے حالات میں سے گزر رہی ہے۔ کہ اس سے زیادہ سے زیادہ قربانیوں کا مطالبہ کیا جانے والا ہے۔ اور حالات ایسے پیدا ہو رہے ہیں۔ کہ بہت جلد غیر معمولی تبدیلی رونما ہونے والی ہے۔ ایک تبدیلی تو نظر آ رہی ہے چنانچہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا آئندہ جماعت احمدیہ کے لئے اس قدر فراخ نہیں رہے گی۔ جس قدر کہ اب تک رہی ہے۔ تفاصیل کو میں نہیں جانتا۔ لیکن آثار دیکھ رہا ہوں۔ اور میں یہ جانتا ہوں۔ کہ پچھلے سالوں کی نسبت آئندہ زیادہ سخت امتحان ہونے والا ہے پس ہمیں ابھی سے اس بات کا فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ کہ ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ یا نہیں۔ اور اس کی صورت یہی ہے کہ ہم دیکھیں۔ کیا موجودہ حقیر قربانیوں میں ہم پورے اتر رہے ہیں۔ یا نہیں۔ اگر ہم ان سے جی چراتے ہیں۔ ایسی چھوٹی چھوٹی قربانیوں سے گھبراتے ہیں۔ تو پھر ہمیں اپنے ایمانوں کی فکر کرنی چاہیئے۔

لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونے کا دعوے

ہم میں سے وہ لوگ جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی زندگیوں کا کچھ بھی مطالعہ کیا ہے سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اب تک ہمارا دعوے قربانی کا تو محض لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونے کا ہے۔ گو ایک رنگ میں اپنی تسلی کے لئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم میں اور ان میں اس وجہ سے ایک مماثلت موجود ہے۔ کہ جب ہم سے بھی پوری قربانیوں کا مطالبہ کیا جائے گا تو ہم انہیں بخوشی پیش کر دیں گے۔ یا یہ کہ ان سے فوری طور پر عظیم الشان قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ لیکن ہم سے انہی قربانیوں کا مطالبہ بدیر کیا جانے والا ہے اور نمونہ کے طور پر ہم سے جو مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اسے ہم پورا کر رہے ہیں جب بڑی قربانیوں کا مطالبہ ہوگا۔ تو وہ بھی پورا کریں گے۔ لیکن اگر ہمارے دل میں یہ احساس نہیں۔ بلکہ ہم ان چھوٹی اور حقیر قربانیوں کے وقت بخل اور تنگی محسوس کرتے ہیں۔ تو ہمیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ہمارا نفس ہمیں دھوکا دے رہا ہے۔

کیا ہونے والا ہے؟

میرے دل میں یہ باتیں شدت سے اس لئے پیدا ہوتی ہیں۔ کہ میں دیکھتا ہوں۔ ایک طرف مشکلات بڑھ رہی ہیں۔ اور دوسری طرف بعض لوگوں کے دلوں میں یہ گھبراہٹ پیدا ہو رہی ہے۔ کہ کیا ہونے والا ہے۔ میں ایسے لوگوں کو آگاہ کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ جو کچھ ہوا یا ہو رہا ہے۔ وہ اس کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ جو آئندہ ہونے والا ہے۔ جنگ عظیم سے قبل بے شک یہ خیال لوگوں کے دل میں آ سکتا تھا۔ کہ دنیا میں امن قائم ہو گیا ہے۔ اور اس کے بیشتر حصہ پر منظم حکومتیں قائم ہیں۔ اور انسان کو اب زیادہ سخت قربانیاں نہیں کرنی پڑیں گی۔ نیز یہ کہ دنیا کے اکثر حصوں میں رواداری کے اصول قائم ہو رہے ہیں۔

اور منظم حکومتوں کے ماتحت لوگ امن کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ لہذا حالات خود بخود سدھر جائیں گے۔ لیکن جنگ نے اور مابعد کے حالات نے نیز ان واقعات نے جو اس وقت دنیا میں رونما ہو رہے ہیں۔ یہ بتا دیا ہے۔ کہ کوئی چیز بھی اس وقت دنیا میں مضبوطی سے قائم نہیں۔ اور یہ اطمینان کر کے بیٹھنا درست نہیں کہ امن سے کام ہوتا چلا جائے گا۔ پس ہمیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جو کچھ ہوا ہے وہ تو آئندہ کے حالات کے لئے پیش خیمہ ہے۔ اور آئندہ ایسے ایسے حالات پیش آنے والے ہیں۔ جن کا خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ میرے ساتھ چلنے کے لئے وہی تیار ہو۔ جو دشوار گزار اور خطرات سے پُر راستوں میں چلنے کا عزم کر چکا ہے کیونکہ میرا راستہ خطرات اور کانٹوں سے پُر ہے۔ چونکہ مجھے بھی کسی حد تک بعض حالات کے مشاہدہ کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ اس لئے میں نے ارادہ کیا۔ کہ کم سے کم اشارہ کے طور پر ہی عرض کر دوں۔ تا آپ یہ نہ سمجھ لیں کہ جو تکلیفیں شروع ہو رہی ہیں وہ محض بھڑ کے ستانے کے مترادف ہیں۔ اور کہ جب اس بھڑ کو مار دیں گے۔ تو خطرہ دور ہو جائیگا۔

کیا کرنا چاہیئے

میرا مطلب ان خطرات کی طرف اشارہ کرنے سے یہ ہے کہ جماعت اپنے ایثار کی کمر مضبوطی سے کس لے۔ اور اپنے آپ کو ان مشکلات کے لئے پوری طرح آمادہ کرے کسی جوش کے رنگ میں نہیں۔ یا اخباروں میں اعلانات کے طور پر نہیں۔ بلکہ ایسے طور پر کہ صبح و شام دن اور رات آپ اپنے نفسوں کو سمجھائیں۔ کہ ہمیں تحمل برداشت اور بردباری کے ساتھ مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے انبیاء کی جماعتوں کا نمونہ دکھانا ہے۔ کیونکہ جماعتوں کو دنیا میں ہمیشہ وہی حالات پیش آنے والے ہیں۔ جو الٰہی جماعتوں کو پیش آیا کرتے ہیں۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ان کے مقابلہ کے لئے کلی طور پر تیار ہو جائیں۔ اور بجائے اس کے کہ یہ خیال ہمارے دل میں آئے۔ کہ یہ حالات کب ختم ہوں گے۔ ہم یہ خیال کریں کہ ان سے ابھی بڑھ کر اگر مشکلات آئیں۔ تو ان کا مقابلہ کس طرح کیا جائے؟

جماعت احمدیہ کی مالی قربانی

ابھی تک زیادہ جو قربانی جماعت سے طلب کی گئی ہے۔ دنیا کے حالات کے لحاظ سے وہ مالی قربانی ہی ہے بے شک اوقات کی قربانی بھی طلب کی گئی ہے۔ وطنوں کو چھوڑنے اور زندگیوں کو وقف کرنے کی قربانی بھی طلب کی گئی ہے۔ لیکن وہ صرف بعض لوگوں سے۔ لیکن جماعت سے عام طور پر جس قربانی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ وہ علاوہ اس کے کہ افراد جماعت کو اسلامی تعلیم کے مطابق زندگیاں بسر کرنے کی تاکید کی گئی ہو۔ مالی قربانی کا مطالبہ ہی ہے۔ تاہم میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں میں اس قربانی کے لئے وہ بڑھتا ہوا جوش نہیں جو ہونا چاہیئے۔ بے شک ہماری جماعت دوسری جماعتوں سے بڑھ کر مالی قربانی کرتی ہے۔ لیکن یہ قربانی اتنی نہیں جس کی ہمیں توقع کرنی چاہیئے۔ گو یہ درست ہے۔ کہ جماعت کے سامنے جو تحریک پیش کی جاتی ہے۔ اس کا اسکی طرف سے جواب دیا جاتا ہے۔ لیکن وہ جواب اعلیٰ معیار کے مطابق نہیں ہوتا۔ کیونکہ خصوصیت سے تحریک کرنے اور بار بار تاکید کرنے پر ہی نتیجہ مترتب ہوتا ہے۔ حالانکہ مالی قربانی کے متعلق جماعت کی تربیت اس حد تک ہو چکی ہے۔ کہ اب تو ایسی تحریکوں کی ضرورت ہی نہیں ہونی چاہیئے۔ اور تحریکوں کا بار کارکنوں کے کندھوں سے اتر جانا چاہیئے۔ تاکہ وہ اپنی توجہ اس قسم کی تحریکوں کو کامیاب بنانے کی طرف سے ہٹا کر دوسرے امور کی طرف مبذول کر سکیں۔ اگرچہ ابھی تک ہم نے اپنے اندر یہ کیفیت پیدا نہیں کی لیکن باوجود اس کے ہمارے مخالف تک بھی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہماری جماعت بڑے پیمانہ پر مالی قربانی کرتی ہے۔ اور یہ سچ بھی ہے۔ کہ ان کے مقابلہ پر ہم بڑے پیمانہ پر قربانی کرتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ جس انداز سے اس قربانی کو بڑھتے چلے جانا چاہیئے تھا۔ اس انداز سے وہ ترقی نہیں کر رہی۔ گو میں یہ دیکھتا ہوں کہ ساری دنیا کے ساتھ جماعت بھی عام طور پر مالی تنگی میں سے گزر رہی ہے۔ اور اس کا بیشتر حصہ غرباء پر مشتمل ہے لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا ہماری قربانی اس حد تک پہونچ چکی ہے۔ کہ ہم اس احساس کو حق بجانب سمجھ سکیں۔ کہ آج خدا کے دین کی خاطر قربانی کرنے کا بیڑا ہم نے ہی اٹھایا ہوا ہے۔ پھر کیا اس پیمانہ پر ہماری قربانی پہونچ چکی ہے۔ کہ ہم کہہ سکیں کہ اس سے زیادہ قربانی کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر ہم اپنی موجودہ قربانیوں کا جائزہ لیں۔ تو وہ یقیناً ہمیں بہت حقیر نظر آئیں گی۔ اگر ہم گزشتہ پچاس سال کی ساری مالی قربانیوں کو جمع کریں تو ہم دیکھیں گے۔ کہ بعض لوگ دنیا میں ایسے ہیں۔ جو خیراتی کاموں کیلئے ایک ہی وقت میں ہماری اس مجموعی قربانی سے زیادہ خرچ کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ایسی مثالیں موجود ہیں کہ ایک شخص نے ایک ہی وقت میں خیراتی امور کے لئے اس قدر قربانی کی ہو۔ جو ہماری پچاس سالہ قربانی کی میزان سے بھی زیادہ ہو۔

بڑھ چڑھکر قربانی کرنیکا یہی وقت ہے

کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے پاس اسقدر روپیہ نہیں۔ اگر ہم بھی اتنے مالدار ہوں۔ تو ایسی قربانیاں کریں۔ لیکن یہ درست نہیں۔ کیونکہ جب وہ وقت آئیگا کہ ہم میں بھی بڑے بڑے مالدار لوگ پیدا ہو جائیں گے۔ تو اس وقت ہماری قربانیوں کی کوئی وقعت نہیں رہے گی۔ اور اس وقت مالی مطالبہ کا سوال نہیں ہوگا۔ بلکہ اس وقت یہ سوال ہوگا۔ کہ اس روپیہ کو خرچ کرنے کے لئے کونسے ذرائع اختیار کئے جائیں جب ایک ایک شخص ڈیڑھ ڈیڑھ کروڑ روپیہ خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے پیش کر دیا کرے گا۔ تو پھر آپ کے اموال کی قربانی کی ضرورت نہیں رہے گی۔ غرض اگر اس وقت دوسروں کے مقابلہ میں اپنی جماعت کے لوگوں کی جائدادوں اور آمدنیوں کا اندازہ کیا جائے۔ تو زیادہ سے زیادہ یہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ دوسری قوموں کے مقابلہ میں ان کی خدا کے رستہ میں قربانیاں بڑھی ہوئی ہیں۔ لیکن آپ یہ بھی دیکھ لیں۔ کہ کیا مجموعی طور پر ہماری جائدادیں نہیں بڑھ رہیں۔ اور کیا اس رفتار سے ہماری قربانیاں بھی نہیں بڑھنی چاہئیں۔ بے شک ہمیں جائدادیں بڑھانی چاہئیں لیکن اس نیت سے کہ وہ ضرورت کے وقت خدا تعالیٰ کے دین کے کام آئیں گی۔ اس نیت سے نہیں۔ کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے مطالبہ ہو۔ تو ان کو پیچھے رکھ لیں۔ اور کہہ دیں۔ کہ ہم اپنی آمدنیوں میں سے اتنا ہی دے سکتے ہیں۔ زیادہ نہیں دے سکتے۔

سب سے زیادہ مالی قربانی کا سال

میں سمجھتا ہوں کہ سلسلہ کی تاریخ کے لحاظ سے یہ سال ایسا ہے۔ کہ اس میں مالی قربانی کا مطالبہ سب سے زیادہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ اول خصوصیت سے تحریک جدید کی مختلف شقوں کا کام ہے۔ پھر عام چندوں اور جلسہ سالانہ کے چندوں کے علاوہ اور بھی چندے ہیں۔ علاوہ ازیں خلافت جوبلی فنڈ کی تحریک بھی ہے جو اپنے اندر کئی خصوصیات رکھتی ہے۔ اور وہ جماعت کے عام چندوں سے زیادہ ہے گویا اس سال آج سے ۵-۶ سال قبل کے چندوں کی نسبت تین چار گنے زیادہ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ اول یہ کہ جماعت کے پاس اتنا روپیہ ہے ہی نہیں کہ وہ اسے پورا کر سکے۔ اگر یہی صورت ہو تو پھر پورا نہ کر سکنے کا جماعت پر کوئی الزام عائد نہیں ہو سکتا لیکن

میں سمجھتا ہوں کہ یہ صورت یقیناً نہیں۔ کیونکہ اگر جماعت کو جماعت کی حیثیت سے لیا جائے۔ تو یہ مطالبات ایسے نہیں۔ کہ وہ اسے پورا نہ کر سکے گو شاید اوسطاً اپنی آمدنیوں کے لحاظ سے اپنی آمدنیوں میں سے وہ پورا نہ کر سکے لیکن اگر یہ صورت بھی ہو۔ تو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ وقت آگیا ہے۔ کہ تھوڑا تھوڑا اپنی جائیدادوں اور پونجیوں میں سے بھی خدا کی راہ میں دیں۔ تاکہ یہ ظاہر ہو۔ کہ ہماری جائیدادیں بھی اسی لئے ہیں کہ جب خدا تعالےٰ کے دین کی خاطر ان کی ضرورت ہو۔ انہیں پیش کر دیں

مالی مطالبات کو پورا کیا جائے

ورنہ اگر آپ اسی طریق پر قائم رہے جس پر پہلے چلے آرہے ہیں۔ تو پھر شاید مطالبات پورے کرنے مشکل ہو جائیں پس اول تو ہمیں یہی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ خواہ کسی قدر تنگی برداشت کرنی پڑے۔ اپنی آمدنیوں میں سے ہی ان سارے مطالبات کو پورا کریں۔ لیکن اگر جماعت کا کچھ حصہ یہ محسوس کرتا ہو کہ وہ آمدنیوں سے پورا نہیں کر سکتا۔ تو اسے چاہیئے کہ جائدادوں سے پورا کرے گویا وہ اس سال کو اس لحاظ سے نرالا سال سمجھ لیں۔ کہ پس انداز اموال میں سے بھی ایک حصہ انہیں پیش کرنا ہے۔ اور ان چیزوں میں سے پیش کرنا ہے جو خاص طور پر انہیں محبوب ہوں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ حقیقی اخلاص اور تقوےٰ تب ہی پیدا ہوتا ہے۔ جبکہ ہم اپنی ان چیزوں کی قربانی کریں۔ جن سے ہمیں محبت ہے۔

پس ہمیں چاہیئے کہ صرف آمدنیوں سے مطالبات پورے کرنے تک اپنی قربانیوں کو محدود نہ رکھیں۔ کیونکہ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ان چیزوں میں سے قربانی کی جائے۔ جو ہم نے اپنی خاص ضروریات کے لئے الگ رکھی ہوئی ہیں۔ ان کے متعلق ہم یہ فیصلہ کر لیں کہ خدا کے دین کا مطالبہ پہلے پورا کرینگے۔ اور اپنی اولاد اپنی بیوی اور اپنے نفس کے مطالبہ کو بعد میں پورا کریں گے۔ لیکن اگر اس بات پر ہمارا نفس رکتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ بیٹے کو کالج میں تعلیم دلانی ہے۔ لڑکی کی شادی کرنی ہے۔ یا دیگر ضروریات درپیش ہیں۔ پھر اندوختہ میں سے کس طرح دیا جا سکتا ہے۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ہمارا نفس امین نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اس چیز کو اپنی سمجھتا ہے۔ جس کے متعلق اس نے اقرار کیا ہوا ہے۔ کہ دراصل خدا کی ہے۔ اور ہر وقت خدا کی راہ میں دینے کے لئے تیار ہے۔

خلافت جوبلی فنڈ

خلافت جوبلی فنڈ کو چونکہ میرے نام سے ایک گونہ تعلق ہے۔ خصوصاً اس لئے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس تحریک کو جماعت کے سامنے پیش کرنے کی مجھے اجازت مرحمت فرمائی تھی لہذا اس کے متعلق میں ایک دو باتیں خصوصیت سے بیان کر دیتا ہوں

تین عظیم الشان خوشیاں

یہ عجیب اتفاق ہے۔ اور یہ خدا تعالےٰ کا خاص فضل ہے۔ کہ آئندہ سال ہمیں وہ تین نوع کی خوشیوں کا موقع عطا فرمانے والا ہے۔ دو تو پہلے بھی میرے ذہن میں تھیں لیکن تیسری نوع کی خوشی کا بعد میں علم ہوا۔ پہلی خوشی تو یہ ہے۔ کہ خلافت ثانیہ کا عہد مبارک آئندہ مارچ یعنی ۱۹۳۹ء کے مارچ میں پچیس سال کا ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ دوسری یہ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی عمر کے پچاس سال بھی آئندہ سال پورے ہونگے کیونکہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء آپکی پیدائش کا دن ہے۔ اور پچاس سال بھی جوبلی کا موقع ہوتا ہے اس کے علاوہ ایک تیسری بات بھی ہے جس کی طرف مولوی جلال الدین صاحب شمس نے اپنے ایک مضمون میں جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے توجہ دلائی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ آئندہ سال خود سلسلہ کے قیام پر بھی پچاس سال پورے ہو جائیں گے۔

ہمارے ذہن میں تو پچیس سالہ جوبلی ہی تھی لیکن یہ حسن اتفاق ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہمارے اخلاص کی قبولیت اور اس کے متعلق خوشنودی کا اظہار ہے۔ کہ ہمارے لئے ایک کی بجائے تین جوبلیاں آنے والی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کے لئے جو پہلا اشتہار دیا اس کی تاریخ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء ہے اور اسے ایک رنگ میں سلسلہ کی ابتدا سمجھنا چاہیئے۔ اور یہ بھی عجیب اتفاق ہے۔ کہ جس روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کے لئے پہلا اشتہار شائع فرمایا یعنی ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو اسی روز حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پیدائش ہوئی۔ غرض ہمیں اللہ تعالےٰ نے یہ تین مواقع خوشی کے عطا فرمائے ہیں۔ ان کے شکرانہ کے طور پر ہمیں کم از کم تین لاکھ روپیہ جمع کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کرنا چاہیئے

جوبلی فنڈ کہاں خرچ ہوگا

لیکن اس کے متعلق یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ یہ چندہ دنیاوی سلسلوں کی طرح جشن یا کھیل تماشوں پر صرف ہوگا۔ بلکہ یہ تو ہمارے لئے محض ایک بہانہ ہے۔ جس کے ذریعہ ہمیں اپنے اخلاص کے اظہار کا موقع ملا ہے۔

ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ یہ ایک اور عہد باندھنے کا موقع ہے جس کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیئے ورنہ ظاہر ہے کہ اس موقع پر جمع ہونیوالا روپیہ تو جماعت کے ہی کام آئے گا۔ اور اس بوجھ کو ہلکا کرنے والا ہوگا۔ جو جماعت کے کارکنوں کے لئے مشکلات کا موجب بن رہا ہے۔

مرکزی جماعت سے خطاب

پس میں خصوصیت کیساتھ یہ توقع رکھتا ہوں کہ مرکز کی طرف سے اس تحریک کا جو جواب دیا جائیگا وہ باہر کی جماعتوں کیلئے نمونہ ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ قادیان کی جماعت کو مرکزی جماعت ہونے کے لحاظ سے خصوصیت سے زیادہ قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ اور ہونا بھی ایسا ہی چاہیئے کیونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی سب سے پہلے مخاطب ہونے کی وجہ سے اس کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں۔ پھر اس سے اتر کر قریب کی جماعتوں مثلاً پنجاب کی جماعتیں زیادہ قربانیاں کرتی ہیں۔ ان سے کم ہندوستان کی جماعتیں اور پھر ان سے کم بیرونی جماعتوں کو تا دنیا میں رہنے والے دوسروں کی نسبت اس نور سے بہت زیادہ حصہ پاتے ہیں جو دنیا کی رہنمائی کے لئے نازل ہوا ہے اس لئے ان کی قربانیاں بھی بڑھی ہوئی ہونی چاہئیں۔ اور میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ان کی مالی قربانیاں زیادہ ہوتی ہیں۔ گو جب صدر انجمن تنگی کی حالت سے گزر رہی ہو تو لازماً کارکنوں کو بھی تنخواہوں کی کمی کی صورت میں مشکلات پیش آتی ہیں جیسا کہ اس سال تخفیف وغیرہ کی صورت میں ہوا ہے لیکن کیا اس سے میں یہ اندازہ کر لوں کہ آپ کی ہمت آخری حد کو پہنچ چکی ہے۔ مرکز میں جماعت کا اکثر حصہ خوشحال ہے لیکن اگر بفرض محال یہ سمجھ لیا جائے کہ وہ بھی تنگی کی حالت میں ہے۔ تو پھر چاہیئے کہ اس پونجی اور سرمایہ میں سے مطالبات کو پورا کیا جائے جو دیگر ضروریات کے لئے پس انداز کر رکھا ہے۔

بہرحال میری خواہش ہے کہ قادیان کی جماعت خاص طور پر اس فنڈ میں حصہ لے اور ایک نمونہ قائم کرے۔ کیونکہ یہ شکرانہ ہے۔ ان تین خوشیوں کا جو خدا تعالےٰ محض اپنے فضل سے ہمیں دکھانے والا ہے۔

ہر طبقہ کے احمدیوں سے اپیل

پس میں اس کیلئے ہر طبقہ کے احباب کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں سب سے پہلے میں خاندان نبوت کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں کیونکہ ان پر خدا کا فضل سب سے زیادہ ہے اور وہ اس نور کے زیادہ قریب ہیں جو خدا تعالےٰ نے دنیا میں بھیجا ہے اس کے بعد میں ناظروں کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں کیونکہ انہیں اپنے کام کی نوعیت کے لحاظ سے خلافت کیساتھ خصوصیت سے وابستگی حاصل ہے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کا قرب میسر ہے پھر میں صدر انجمن احمدیہ کے کارکنوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ بھی اسی سلسلہ

میں منسلک ہیں۔ پھر سلسلہ کے علمی مبلغین سے اپیل کرتا ہوں۔ جنہیں اس صداقت کے پھیلانے کا موقع ملتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس زمانہ کے لوگوں کی رہنمائی کے لئے بھیجی اس کے بعد میں عام جماعت اور غرباء سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں تا ایسا نہ ہو کہ دوسرے لوگ آگے بڑھ جائیں۔

خلاصہ بیان

میں سمجھتا ہوں کہ یہ دو باتیں میں نے وضاحت کے ساتھ آپ کے سامنے پیش کر دی ہیں۔ اول یہ کہ دلوں کو مضبوط بنانا چاہیئے۔ گھبراہٹ کو دور کرنا چاہیئے۔ اور اپنے آپ کو آنے والی مشکلات کے لئے پوری طرح تیار کر لینا چاہیئے۔ گو یہ بات انسانی فطرت میں داخل ہے۔ کہ خواہ خطرہ کس قدر قریب ہو۔ وہ اس کے لئے اس قدر تیاری نہیں کرتی جتنی اس خطرہ کے لئے کرتی ہے جو سامنے ہو۔ میں آپ سے یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہمیں اس خطرہ کے مقابلہ کی پہلے سے ہی تیاری کر لینی چاہیئے۔ آپ کو چاہیئے۔ کہ اپنے ارادوں کو خوب مضبوط بنائیں اپنی کمر ہمت کس کر باندھ لیں۔ اور جو مطالبہ جماعت کے سامنے پیش کیا جائے۔ اس کے پورا کرنے میں ذرا بھی کوتاہی نہ کی جائے۔ مبادا لوگ یہ سمجھنے لگ جائیں۔ کہ یہ جماعت تھک چکی ہے۔

دشمن کا حسن ظن

آپ کے متعلق تو دشمن کو بھی حسن ظن ہے۔ کہ مالی قربانیوں کے متعلق جو مطالبہ بھی اس جماعت سے کیا جائے وہ اسے پورا کر دے گی۔ حال ہی میں جب ہماری طرف سے خلافت جوبلی فنڈ کی تحریک کی گئی تو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور والوں نے اس تحریک کا مضحکہ اڑایا۔ اور اس پر طنز کیا۔ لیکن بعد میں خود انہوں نے اپنی انجمن کی جوبلی منانے کے لئے ایک لاکھ روپے کی اپیل کی ہے گویا مرکز احمدیت سے علیحدہ ہو جانے پر پچیس سال گذر جانے کی خوشی منانا چاہتے ہیں۔ بہر حال ان کا اسی قسم کی تحریک کرنا ایک حد تک ہماری غیرت کو بھڑکاتا ہے۔ گو انہوں نے اس میں بعض باتیں ایسی رکھ دی ہیں جن سے انہیں روپیہ جمع کرنے میں سہولت رہے گی۔ لیکن ظاہر ہے کہ وہ اعتراض کرنے کے باوجود اس تحریک کی نقلید سے باز نہیں رہ سکے مولوی محمد علی صاحب نے ایک موقع پر کہا ہے۔ کہ قادیانی جماعت نے تین لاکھ روپیہ جمع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اور وہ روپیہ جمع کر لے گی پس ہمیں اس لئے بھی اس رقم کو پورا کرنے کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

وعدے اور روپیہ کہاں بھیجیں

بعض لوگ اپنے وعدے میرے نام بھیج دیتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر کہا تھا۔ کہ میرے نام کوئی وعدہ نہیں آنا چاہیئے۔ بلکہ تمام وعدے محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجے جانے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی اس امر کی توفیق دے۔ کہ خدا کے رستے میں جن قربانیوں کا بھی ہم سے مطالبہ کیا جائے۔ ہم اس میں بخوشی حصہ لے کر خدا تعالیٰ کی رضاء حاصل کریں۔

بجلی کے لائسنس اور سارٹیفکیٹ کا اجراء

حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ انڈین الیکٹریسٹی رولز ۱۹۳۷ء کے قاعدہ ۴۸ کو ۸ دسمبر ۱۹۳۶ء سے نافذ کیا جائے۔ اس قاعدہ سے یہ مقصود ہے کہ بجلی استعمال کرنے والے اشخاص کی جان و مال کو ان خطرات سے محفوظ رکھا جائے جو گھروں وغیرہ میں برقی سامان کے ناقص طور پر لگائے جانے کی وجہ سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ جب قاعدہ مذکور نفاذ پذیر ہو جائیگا تو بجلی کا سامان لگانے کے متعلق کوئی کام جس میں اضافہ تبدیلی۔ مرمت یا موجودہ سامان کی از سر نو ترتیب شامل ہے۔ از روئے قانون بجلی کے کسی ایسے ٹھیکیدار کے سوا کسی اور شخص سے کرانا ممکن نہ ہوگا جسے صوبجاتی حکومت نے لائسنس دے رکھا ہو اور یہ کام کسی ایسے شخص کی زیر نگرانی کیا جائیگا جسے صوبجاتی حکومت نے قابلیت کا سرٹیفکیٹ دے رکھا ہو جو لوگ بجلی کے کاروبار میں ملازم ہیں یا جو اس کاروبار میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ ۷ دسمبر ۱۹۳۶ء تک لائسنس یا سارٹیفکیٹ (جیسی کہ ضرورت ہو) حاصل کر لیں۔ متذکرہ بالا لائسنس یا سارٹیفکیٹ عطا کرنے کے متعلق جو قواعد ہیں۔ ان کی نقول (بہ زبان انگریزی۔ اردو اور پنجابی) سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پنجاب لاہور سے ۳ آنہ فی نسخہ کے حساب سے مل سکتی ہیں۔ فارم اے اور ڈی کی نقول صرف انگریزی میں متذکرہ بالا پتہ پر ایک آنہ فی نسخہ کے حساب سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

مبلغین دعوۃ و تبلیغ کے دورے

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ مارچ کے آخری نصف میں انہوں نے مقامی طلبہ کی درس تدریس اور احمدیہ سکول دار التبلیغ کے دوبارہ قیام کی کوشش کے علاوہ کھیوہ۔ گھنوکے۔ کوٹ آغا۔ دانہ زید کا۔ بھڈیار۔ قلعہ صوبہ سنگھ میانوالی مقامات کا دورہ کیا۔ جس میں علاوہ تبلیغی تنظیم کے مالی و تربیتی جد و جہد کی طرف جماعتوں کو توجہ دلائی۔ نشر و اشاعت کا کچھ چندہ وصول کیا۔ اور مزید اور چندہ بھیجنے کی جماعتوں کو تحریک کی۔

مولوی عبد الواحد صاحب سری نگر سے تحریر کرتے ہیں کہ مارچ کے آخری نصف میں انہوں نے سری نگر میں فرداً فرداً ملاقاتوں کے ذریعہ اہل التشیع غیر احمدی۔ آریہ افراد کو تبلیغ کی اور زیادہ تر توجہ جماعت کی تربیت پر مبذول کی۔ ٹاکی۔ پان پور۔ ہاری پاری گام۔ بیجباڑہ یاڑی پورہ۔ کشن پورہ مقامات کا دورہ کیا۔

مولوی محمد یوسف شاہ صاحب ہاری پاری گام سے تحریر کرتے ہیں کہ انہوں نے ماہ مارچ میں ہاری بیج بارہ۔ مانیگام ذوہر۔ سلگام۔ اسلام آباد مقامات کا دورہ کیا۔ فرداً فرداً تبلیغ کی گئی۔ جماعت احمدیہ کے زن و مرد کو مسائل سمجھائے گئے۔

مرتبہ نظارت تبلیغ

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ

ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت

منگا دیا کرتے تھے اس سے بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں بتایا دو روپے آٹھ آنہ دیتا ہے جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے اپنے میاں کو کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

عمدہ محل وقوع پر صرف چند قطعات باقی ہیں

محلہ دار السعۃ میں زیر فروخت قطعات سکنی اراضی میں سے جن کا نقشہ نظام سلسلہ کی تازہ ہدایات کے ماتحت تیار شدہ ہے ابھی چند قطعات قابل فروخت باقی ہیں۔ یہ قطعات ریلوے سٹیشن اور ہائی سکول سے پانچ منٹ کے راستہ پر ہیں۔ بلحاظ آب وہوا ومناظر پر کیف مقام پر واقع ہیں۔ A کلاس کے قطعات کا نرخ جن کو طول وعرض میں بیس بیس فٹ کی دو سڑکیں لگتی ہیں - ۱۳/۸ روپے فی مرلہ ہے۔ اور B کلاس کے قطعات کا نرخ جن کو صرف طول میں ایک سڑک بیس فٹ کی لگتی ہے - ۱۲/۱۰ روپیہ فی مرلہ ہے۔ ہر قطعہ کم وبیش ۱۹ مرلہ رقبہ پر مشتمل ہے۔ ایک قطعہ دو شخص مل کر بھی خرید سکتے ہیں۔ خواہشمند احباب پریذیڈنٹ صاحب محلہ دار السعت خواجہ معین الدین صاحب کے ساتھ خط وکتابت فرماویں۔

فروخت شدہ قطعات میں مکانوں کی تعمیر بھی شروع ہو چکی ہے۔ اس طرح سے ان قطعات کے خریداروں کو فوراً مکانات تعمیر کر کے آباد کرنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔

نقشہ درج ذیل ہے

محلہ دار السعت

سڑک دار السعت

فارم جدید حضرت میاں صاحب

دار الفضل

خاکسار مرزا رشید احمد ابن خان بہادر حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم قادیان
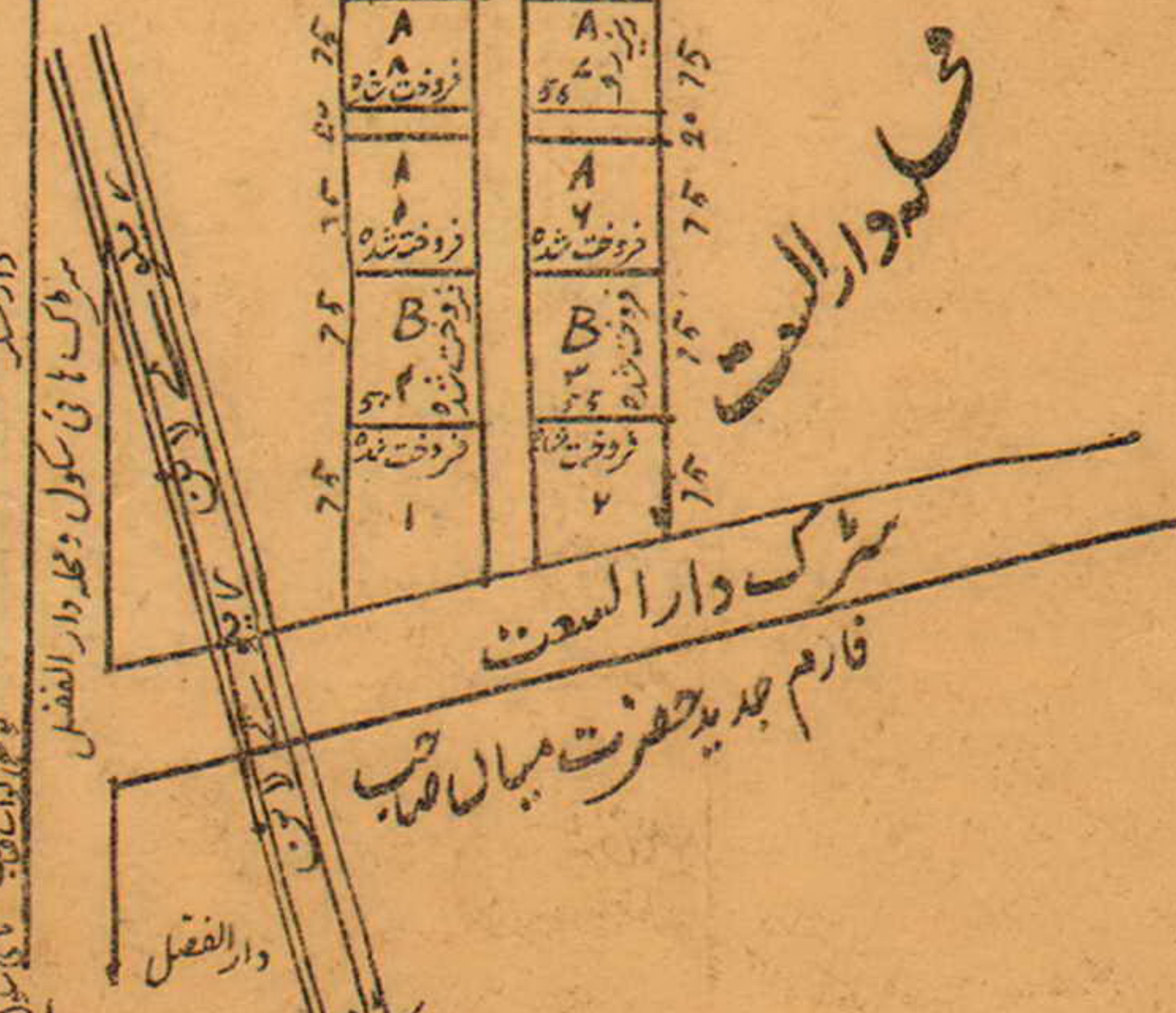
ویدک یونانی دواخانہ دہلی کی ادویات

یہ دواخانہ تحریک جدید کے ماتحت ہندوستان کے دار الخلافہ دہلی میں کھولا گیا ہے۔ اس دواخانہ کی تمام ادویات مفردات یا مرکبات نہایت احتیاط سے پوری نگرانی میں تیار کی جاتی ہیں۔ جو اپنی نفاست اور فائدہ رسانی میں دیگر تمام دواخانوں سے ممتاز درجہ رکھتی ہیں۔ کیونکہ دہلی جیسے شاہی شہر میں جہاں بڑے بڑے مشہور دواخانے موجود ہیں۔ ایک نئے دواخانہ کا کھولنا کار دارد والا معاملہ ہے۔ جب تک کہ نیا دواخانہ ان سب پر بلحاظ عمدگی ادویات اور فائدہ رسانی کے سبقت نہ رکھتا ہو۔ اس کا چلنا ناممکن ہے۔ اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس دواخانہ میں نہایت دیانتداری سے ہر ایک مرکب دوائی خالص عمدہ پورے وزن کے ساتھ دہلی کے مشہور حکیم حاذق کے مشورہ اور نگرانی میں تیار کی جاتی ہے۔ چنانچہ راقم الحروف ایڈیٹر فاروق نے اس دواخانہ کا تیار کردہ ماء اللحم اور لبوب کبیر اور معجون سیر خرید کر استعمال کیا۔ تو واقعی ایسا نفع رساں اور زود اثر اور خوش ذائقہ اور مفرح اور مقوی پایا۔ کہ دوسرے دواخانوں سے حقیقتاً سبقت لیگیا۔ اور یہ سب خوبی اس امر کی ہے۔ کہ پورے وزن کے ساتھ خالص اور اعلیٰ مفرد دوائیوں سے یہ مرکبات تیار کئے گئے ہیں۔ میرے اس بیان کی تصدیق ہر وہ شخص کر سکتا ہے۔ جو اس دواخانہ سے کوئی دوائی مفرد یا مرکب منگا کر استعمال کر کے دیکھے۔ میں نے اپنی ذات پر جو اثر ان کی دوا کا محسوس کیا۔ وہ میرے لئے حیرت انگیز ہے۔ کیونکہ مجھے اکثر کسی دوا کا خواہ وہ کس قدر تیز یا محرک ہو۔ مطلق اثر نہیں ہوتا۔ مگر ویدک یونانی دواخانہ نے اپنا نمایاں اثر مجھ سے منوا لیا۔ خدا کرے۔ اس دواخانہ میں اسی طرح کام ہوتا رہے۔ تاکہ ترقی کے بام عروج پر پہنچکر اپنی شہرت کو چار چاند لگا دے آمین۔

قادیان میں نہایت باموقعہ سکنی اراضیات

قادیان کی آبادی کے بالکل متصل ایک ٹکڑہ رستہ پر ہے۔ دوسرا ٹکڑہ دار الانوار کی بڑی سڑک کے قریباً شروع میں آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی کوٹھی کے عزبی جانب ہے۔ یہ ٹکڑے دو سال کی ماہوار اقساط پر بھی مل سکتے ہیں۔

خاکسار۔ غلام حسن سفید پوش حسن منزل محلہ دار الفضل قادیان

محض مخلوق خدا کی بھلائی کیلئے

دو نایاب گوہر کوڑیوں کے مول

۱۔ بندش پیشاب کی دوا یہ مرض عموماً بڑی عمر میں لاحق ہوتا ہے۔ پیشاب بند ہو جاتا ہو۔ یا رک رک کر آتا ہو جلن ہو سوزش ہو۔ ڈاکٹروں اور حکیموں نے لاعلاج قرار دیکر سوائے نچکاری کے پیشاب نکلنے کا اور کوئی ذریعہ نہ بتلایا ہو۔ ایسے تمام مریض میری طرف رجوع کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ پہلی ہی خوراک سے جو تنکے پر چڑھا کر دی جاتی ہے۔ پیشاب خود بخود بغیر تکلیف کے جاری ہو جائیگا۔ مگر کلیت اور عمر بھر اس موذی مرض سے چھٹکارا پانیکے لئے پانچ خوراک کا استعمال ضروری ہے۔ تجربہ شرط ہے۔ قیمت صرف پانچ روپے۔

۲۔ دردوں کی دوا بدن کے کسی حصہ میں درد ہو۔ گوشت میں ہو۔ ہڈی میں ہو۔ ریح کا ہو۔ یا رینگن کا ہو۔ یا جوڑوں میں ہو۔ درد ہو خواہ کسی قسم کا ہو۔ مگر چوٹ کا درد نہ ہو۔ صرف ایک ہفتہ دوا استعمال کرنے سے انشاء اللہ کلی صحت ہوگی۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت صرف دو روپے (۲) المشتہر

مرزا مراد بیگ احمدی کھدریالہ ڈاک خانہ کھر کا ضلع گجرات پنجاب

134

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بمبئی ۲۸ اپریل۔ مالابار ہل پر مسٹر جناح کی اقامت گاہ میں آج ۱۱ بجے مسٹر گاندھی اور مسٹر جناح کے درمیان فرقہ وارانہ اتحاد کے موضوع پر گفتگو شروع ہوئی۔ ۲ بج کر ۳۰ منٹ پر گاندھی جی مسٹر جناح سے رخصت ہوئے۔ ملاقات کے بعد دونوں کی طرف سے مشترکہ اعلان شائع کیا گیا کہ "ہم نے ہندو مسلم اتحاد کے موضوع پر تین گھنٹہ تک دوستانہ تبادلہ خیالات کیا۔ ابھی گفت و شنید جاری ہے۔ پبلک کو مناسب وقت پر گفت و شنید کے متعلق آگاہ کر دیا جائے گا۔" کل صبح پھر گفتگو ہوگی۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ گفت و شنید کا سلسلہ ختم نہیں ہوگا۔ بلکہ سرحد کا دورہ کرنے کے بعد جب مسٹر گاندھی واپس آئیں گے۔ اس وقت پھر یہ سلسلہ شروع کیا جائے گا۔

کلکتہ ۲۸ اپریل۔ معلوم ہوا ہے ہندو مسلم اتحاد کے سلسلہ میں عنقریب مسٹر سبھاش چندر بوس بھی مسٹر جناح سے بمبئی میں ملاقات کریں گے۔ مسٹر گاندھی اور مسٹر جناح کی ملاقات سے آئندہ سمجھوتہ کی گفت و شنید کے لئے میدان تیار ہو گیا ہے۔

لنڈن ۲۸ اپریل۔ فرانس کے وزیر اعظم موسیو دلادیر اور وزیر خارجہ موسیو بونٹ آج لنڈن پہنچے اور برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین اور وزیر خارجہ لارڈ ہیلی فیکس سے بین الاقوامی صورت حالات کے متعلق مبادلہ خیالات کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہسپانیہ۔ چیکوسلاویکیہ اور وسط یورپ کی عام حالات پر بحث و تمحیص کے بعد کوئی متحدہ حل سوچا جائے گا۔

لکھنؤ ۲۸ اپریل۔ لکھنؤ کے سنی لیڈر مولوی ظفر الملک کو شیعہ سنی فساد کے سلسلہ میں ضمانت داخل کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ لیکن چونکہ انہوں نے ضمانت داخل کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے انہیں گرفتار کر لیا گیا۔

لاہور ۲۸ اپریل۔ آج لاہور ہائی کورٹ کے مکمل بنچ کے سامنے جو چیف جسٹس۔ مسٹر جسٹس بھڈے اور مسٹر جسٹس دین محمد پر مشتمل تھا۔ ملک برکت علی نے دو درخواستیں پیش کیں۔ ایک درخواست میں شہید گنج کی اپیل کے فیصلہ کے خلاف پریوی کونسل میں اپیل کرنے کی اجازت طلب کی گئی ہے اس سلسلہ میں فاضل ججان نے فریق ثانی کے نام نوٹس جاری کرنے کا حکم دیا۔ دوسری درخواست میں شہید گنج کی پہلی حالت برقرار رکھے جانے کا مطالبہ تھا۔ اس ضمن میں فاضل ججوں نے حکم دیا۔ کہ جب تک پریوی کونسل میں اپیل کا فیصلہ نہیں ہوتا۔ سابقہ پوزیشن کو برقرار رکھا جائے۔

ٹیرانا ۲۸ اپریل۔ کل قصر شاہی میں البانیہ کے شاہ زوغو کی شادی کاؤنٹس جیرلڈین سے نہایت سادگی کے ساتھ انجام پائی۔ ہر ہٹلر نے اس موقع پر شاہ زوغو اور ملکہ کو ایک شاندار کار تحفۃً بھیجی۔ حکومت ہنگری نے بھی چار گھوڑے بطور تحفہ بھیجے

ماسکو ۲۸ اپریل۔ معلوم ہوتا ہے کہ سوویٹ روس جاپان کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کا آرزومند ہے۔ روس نے اس بارے میں جاپان کو ایک مراسلہ بھیجا تھا۔ مگر ابھی تک اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔ روس کے مطالبات یہ ہیں (۱) حکومت جاپان روسی جہاز اور کشتیاں واپس کر دے اور تمام روسی قیدی رہا کر دے۔ (۲) مشرقی چین کی ریلوں کے واجبات ادا کر دے۔ اس کے عوض روس جاپانی قیدیوں کو رہا کر دے گا۔ اور جاپانی کشتیاں واپس کر دی جائیں گی۔ جاپان کا بیان ہے کہ روسی جہاز کی واپسی اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ روس ہرجانہ ادا کر دے۔ دوسرا مطالبہ حکومت مانچوکو کے مشورہ سے طے کرے گا۔

استنبول ۲۸ اپریل ضلع کیر شہر میں پھر زلزلہ کے سترہ جھٹکے محسوس کئے گئے۔ انقرہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۱۶ آدمی ہلاک ہوئے اور املاک کا بھی کافی نقصان ہوا۔ لوگ خوفزدہ ہیں اور انہوں نے حکومت سے درخواست کی ہے کہ انہیں کسی اور علاقہ میں منتقل کر دیا جائے۔

ناگپور ۲۸ اپریل۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سی پی کے وزیر مسٹر شریف کے واقعہ کے متعلق مسٹر مہنتہ گرجی نے اپنی تحقیقات ختم کر کے فیصلہ لکھ دیا ہے کہ اس سلسلہ میں کہیں نا انصافی نہیں ہوئی۔ اس لئے کسی وزیر کو مستعفی ہونے کی ضرورت نہیں۔

لنڈن ۲۸ اپریل۔ ملکہ معظمہ کی والدہ صاحبہ کاؤنٹیس سٹرتھمور جو اپنی لنڈنی قیامگاہ میں مقیم ہیں سخت بیمار ہو گئی ہیں کل ملکہ دوبار انہیں دیکھنے گئیں۔ آج ایک بلیٹن شائع ہوا ہے کہ کاؤنٹیس نے رات آرام سے بسر کی اور ان کی حالت اب تشویشناک نہیں

بمبئی ۲۸ اپریل۔ ایک کمیونکے مظہر ہے کہ ریزرو بینک آف انڈیا عنقریب نئی طرز کے سو روپیہ۔ ایک ہزار روپیہ اور دس ہزار روپیہ کے نوٹ جاری کرے گا۔

بمبئی ۲۸ اپریل۔ معلوم ہوا ہے مسٹر گاندھی مولانا ابوالکلام آزاد کو بھی جناح گاندھی گفت و شنید میں شریک کرنا چاہتے تھے۔ مگر مولانا آزاد نے جواب دیا بہتر ہے کہ آپ تنہا گفتگو کریں۔ تاکہ زیادہ بے تکلفی سے مبادلہ خیالات ہو سکے۔

شنگھائی ۲۸ اپریل۔ مشرق بعید کی جنگ کے متعلق تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ جاپانیوں کی تازہ پیش قدمی شدت سے جاری ہے۔ ان کی پانچ فوجیں بیک وقت مختلف اطراف سے بڑھ رہی ہیں۔ اور ۱۵۰ میل کے محاذ پر پھیلی ہوئی ہیں۔ ایک فوج نے سنگیاؤ پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایک فوج ہر خطہ کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی ہے اور ایک فوج ٹینٹسن پوکاؤ ریلوے کی جانب پیش قدمی کر رہی ہے۔

وی آنا ۲۸ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آسٹریا میں ایک اعلان کے ذریعہ سکولوں میں یہودی لڑکوں کا داخلہ ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔ ان کے لئے علیحدہ سکول کھولے جائیں گے۔

برلن ۲۸ اپریل۔ حکومت جرمنی کے ایک تازہ اقدام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آسٹریا اور جرمنی کے یہودیوں کی جائداد پر قبضہ کرنا چاہتی ہے امریکہ میں جرمنی کے اس ارادہ پر تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ چنانچہ اسی اثر کے ماتحت عنقریب امریکہ کی مجلس آئین ساز میں ایک مسودہ قانون پیش کیا جائیگا۔ جس کا مقصد یہ ہوگا۔ کہ امریکہ کا روپیہ جرمنی میں نہ جانے پائے۔

لاہور ۲۸ اپریل۔ لاہور ہائیکورٹ کے چیف جسٹس سر ڈگلس ینگ آج اڑھائی ماہ کی رخصت پر عازم انگلستان ہو گئے ان کی غیر حاضری میں مسٹر جسٹس ایڈیسن بطور قائم مقام چیف جسٹس کام کریں گے

لاہور ۲۸ اپریل۔ آج شام ٹاؤن ہال میں ڈاکٹر سر محمد اقبال کی وفات پر اظہار ماتم کے لئے سر سکندر حیات خان کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں صاحب صدر، راجہ نریندر ناتھ سر سندر سنگھ مجیٹھیہ۔ سر ڈگلس ینگ ڈاکٹر گوپی چند میاں عبدالحی وزیر تعلیم پنجاب اور دیگر بہت سے اصحاب نے علامہ موصوف کو خراج تحسین و عقیدت ادا کیا۔

سیکر ۲۸ اپریل۔ دربار جے پور اور راجہ راؤ آف سیکر کے نمائندوں کے درمیان سمجھوتہ کی کوششیں ہو رہی ہیں گذشتہ شب سیکر کے بمبئی اور کلکتہ کے چند تاجروں کے وفد نے بھی دیر تک سیکر اور جے پور کے نمائندوں سے مبادلہ خیالات کیا "ہندوستان ٹائمز" کے نامہ نگار کو